Digitized by Khilafat Library Rabwah

ا ر ی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۱۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۷۴ | سوموار ۲۱- جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ ' ۶- فتح ۱۳۷۲ ہش ۶- دسمبر ۱۹۹۳ء

کسی طرح سے بھی تکبّر نہیں کرنا چاہئے

کسی طرح سے بھی تکبّر نہیں کرنا چاہئے۔ علم کے لحاظ سے۔ نہ دولت کے لحاظ سے۔ نہ وجاہت کے لحاظ سے۔ نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے۔ کیونکہ زیادہ تر تکبر انہی باتوں سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تک انسان اپنے آپ کو ان گھمنڈوں سے پاک و صاف نہ کرے گا اس وقت تک وہ اللہ جلّ شانہ کے نزدیک پسندیدہ و برگزیدہ نہیں ہو سکتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل بات جو قابل غور ہے' وہ یہ ہے کہ انسان کو نیک بختی اور تقویٰ کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور سعادت کی راہیں اختیار کرنی چاہئیں۔ تب ہی کچھ بنتا ہے۔ (الرعد : ۱۲) خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا' جبتک کہ خود وہ اپنی حالت کو تبدیل نہ کرے۔ خواہ مخواہ کے ظنّ فاسد کرنے اور بات کو انتہا تک پہنچانا بالکل بیہودہ امر ہے۔ سب سے ضروری بات یہ ہے کہ لوگوں کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۷۱)

ضروری ہے کہ ہر قول اور فعل میں اپنا محاسبہ کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

جب انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے تو چونکہ (اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے) اس لئے یہ ظلمت سے نکلنے لگتا ہے اور اس میں امتیازی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ظلمت کئی قسم کی ہوتی ہے۔ ایک جہالت کی ظلمت ہے۔ پھر رسومات عادات۔ عدم استقلال کی ظلمت ہوتی ہے۔ جس جس قدر ظلمت میں پڑتا ہے اسی قدر اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا جاتا ہے۔ اور جس قدر قرب حاصل ہوتا۔ اسی قدر امتیازی قوت پیدا ہوتی ہے۔ پس اگر کسی صحبت میں رہ کر ظلمت بڑھتی ہے تو صاف ظاہر ہے کہ وہ قرب الٰہی کا موجب نہیں بلکہ بُعد حرمان کا باعث ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے تو جس قدر انسان قریب ہو گا اسی قدر ظلمت سے رہائی اور نور سے حصہ ملتا جاوے گا۔ اسی لئے ضروری ہے کہ ہر فعل اور قول میں اپنا محاسبہ کرو۔ نیچے اور اوپر کے دو لفظ ہیں۔ جو سائنس والوں کی اصطلاح میں بھی بولے جاتے ہیں اور مذہب کی اصطلاح میں بھی ہیں۔ میں نے نیچے اور اوپر جانے والی چیزوں پر غور کی ہے۔ ڈول جوں جوں نیچے جاتا ہے اس کی قوت میں تیزی ہوتی جاتی ہے اور اسی طرح پتنگ جب اوپر جاتا ہے۔ پہلے اس کا اوپر چڑھانا مشکل معلوم ہوتا ہے لیکن آخر وہ بڑے زور سے اوپر چڑھتا ہے۔ یہی اصل ترقی اور تنزل کی جان ہے۔ یا صعود اور نزول کے اندر ہے۔ انسان جب بدی کی طرف جھکتا ہے تو اس کی رفتار بہت ست اور دھیمی ہوتی ہے لیکن پھر اس میں اس قدر ترقی کرتا ہے کہ خاتمہ جہنم میں ہوتا ہے یہ نزول ہے۔ اور جب نیکیوں میں ترقی کرنے لگتا اور قرب الٰہی اللہ کی راہ پر چلتا۔ ابتداً مشکلات ہوتی ہیں۔ اور ظالم لنفسہ ہونا پڑتا ہے۔ مگر آخر جب وہ اس میدان میں چل نکلتا ہے تو اس کی قوتوں میں پر زور ترقی ہوتی جاتی ہے۔ اور وہ اس قدر صعود کرتا ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہو جاتا ہے۔ جو لوگ اس اصل پر غور کرتے ہیں اور اپنا محاسبہ کرتے ہیں کہ ہم ترقی کی طرف جا رہے ہیں یا تنزل کی طرف وہ ضرور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(از خطبہ عید جنوری ۱۹۰۳ء)

اعلان داخلہ

○ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد نے ماسٹر ڈگری پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ مندرجہ ذیل مضامین میں داخلہ لینے کے خواہش مند اپنی درخواستیں (مجوزہ فارم پر) ۳- جنوری ۱۹۹۴ء تک متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے چیئرمین کو پہنچادیں۔ (مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ لاہور' مورخہ ۲-۱۲-۹۳ ملاحظہ فرماویں)

مضامین : ۱- اینتھروپولوجی ۲- بیالوجی ۳- بزنس ایڈمنسٹریشن ۴- کیمسٹری ۵- کمپیوٹر سائنسز ۶- ڈیفنس اینڈ سٹریٹیجک سٹڈیز ۷- ارتھ سائنسز ۸- اکنامکس ۹- الیکٹرونکس ۱۰- ہسٹری ۱۱- انٹرنیشنل ریلیشنز ۱۲- ریاضی ۱۳- پاکستان سٹڈیز ۱۴- فزکس ۱۵- پبلک ایڈمنسٹریشن ۱۶- شماریات۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

میجر منظور احمد صاحب انتقال فرماگئے

افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم میجر ریٹائرڈ منظور احمد صاحب مورخہ ۳۰- نومبر ۱۹۹۳ء بروز بدھ انتقال فرماگئے۔

موصوف الفضل کے پرانے قلمکار تھے۔ شعر و سخن سے دلچسپی رکھتے تھے۔ ان کی نظمیں بھی شائع ہوتی رہتی تھیں۔ احباب کرام سے ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محترم شیخ لطف الرحمان صاحب انتقال فرماگئے

محترم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے سمدھی مکرم شیخ لطف الرحمان صاحب مورخہ ۴- دسمبر ۱۹۹۳ء ہفتہ کی رات لندن میں انتقال فرماگئے۔ ان کی عمر ۷۴ برس تھی۔ موصوف عرصہ ڈھائی سال سے بیمار تھے۔ اب قریباً دس دن سے ہسپتال میں داخل تھے۔ موصوف کا جسد خاکی منگل کی رات یا بدھ کی صبح کو ربوہ پہنچے گا۔ احباب جماعت مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب کے فون نمبر 212005 پر رابطہ کرکے معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

احباب کرام سے محترم شیخ لطف الرحمان صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دعا ایک عبادت ہے اور جب وہ دل سے اور خشوع سے اور خضوع سے کی جائے تو اس کے قبول کرنے کا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۶ / فتح ۱۳۷۲ ہش ۶ / دسمبر ۱۹۹۳ء

ترقی کا راز

ترقی کرنے والے افراد کی بعض خصوصیات ہوتی ہیں۔ان خصوصیات کے بغیر ان کی ترقی کے امکان معدوم ہو جاتے ہیں۔اور بعض خصوصیات ایسی ہیں کہ وہ تمام ترقی کرنے والے افراد میں مشترک ہوتی ہیں۔ مثلاً ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ دل لگا کر کام کرتے ہیں اپنی تمام قوتوں کو مجتمع کر کے کام کرتے ہیں۔ لاابالی طبیعت ہو تو ترقی نہیں ہو سکتی۔ سوچ میں انتشار ہو تو کام سرے نہیں چڑھتا۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ بیل منڈھے نہیں چڑھتی۔ وہ ایک ہی سمت میں سوچتے ہیں اور ایک ہی سمت میں ان کے ہاتھ اور پاؤں چلتے ہیں اور ہاتھ اور پاؤں دماغ کی سمت میں چلتے ہیں یعنی وہ اپنی سوچ کو رہنما بنالیتے ہیں۔

کہا جاسکتا ہے کہ ان کے جسم کے تمام اعضاء ان کے دماغ کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں ان کا سارا جسم ان کے دماغ کا مزدور بن جاتا ہے۔ سنتا ہے اور اطاعت کرتا ہے۔

قوموں کی ترقی کا بھی یہی راز ہے۔ قوم بھی ایک جسم ہی تو ہوتا ہے۔اور جب تک کوئی قوم ایک جسم کی طرح کام نہ کرے کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتی۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی دائیں کی طرف چلے اور کوئی بائیں کی طرف۔ کوئی آگے بڑھے اور کوئی پیچھے ہٹے۔اور پھر بھی قوم ترقی کرے۔ سب کو ایک سوچ کے مطابق ایک ہی طرف چلنا ہوتا ہے۔ سب کو قوم کے دماغ کا ساتھ دینا ہوتا ہے۔ سب کو ہم آہنگی کا مظاہرہ کرنا پڑتا ہے۔ اگر ہر شخص الگ الگ سوچ اور الگ الگ اپنی مرضی سے کام کرے تو یقیناً بحیثیت قوم وہ ترقی نہیں کر سکتے۔اور ہم آہنگی کے لئے ضروری ہے کہ سب کے دل ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں اور آپس میں پیار ہو۔ جھگڑا کوئی نہ ہو۔ سب اپنے آپ کو قوم کا ایک ہی طرح کا حصہ سمجھیں' بھائی بھائی بن کر رہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ لے کر چلیں قدم سے قدم ملا کر آگے بڑھیں۔ اور ایک لیڈر۔ امام۔ کی کامل مکمل اطاعت کریں۔

ہم بھی ایک قوم ہیں ایک جماعت ہیں۔ ہماری ترقی کا بھی یہی راز ہے۔

قدم قدم سے ملا کر چلو تو بات بنے
ہر اک کو اپنا بنا کر چلو تو بات بنے
کٹھن ہے راہ اندھیرا بھی ہے بہت گمبھیر
چراغ دل کے جلا کر چلو تو بات بنے

ابو الاقبال

یہ کمالِ جُستجو ہے کہ مآلِ آرزُو ہے
ترے ہاتھ میں صراحی' مرے ہاتھ میں سبو ہے

مرے دل میں تُو ہی تُو تھا مرے دل میں تُو ہی تُو ہے
مجھے تیری آرزُو تھی' مجھے تیری آرزُو ہے

تُو جو پاس ہو تو شُعلے غمِ دل کے گُل بداماں
تُو نہ ہو تو پھر جہنم یہ جہانِ رنگ و بُو ہے

میں بہ حالِ زار تنہا' مرے دل میں حشر برپا
یہ عجیب خامشی ہے یہ عجیب ہاو ہُو ہے

وہ حدیث غم سنیں گے تو اُنہیں بھی غم تو ہو گا
"مُجھے گفتگو سے بڑھ کر غمِ اذنِ گفتگو ہے"

ترا آفتاب تاباں' ترا ماہتاب روشن
مگر ایک تیرگی سی ابھی میرے چار سُو ہے

یہی آب و گِل ہیں میرے تو ہے کیا جواز اِس کا
کہ شکارِ تشنہ کامی' مرا جذبۂ نمُو ہے

مری اپنی روشنی تُو مرے سامنے سہی تو
مگر آج تک پریشاں مرا ذوقِ جُستجو ہے

مری کشتِ زندگی میں ہے شگفتگی انہی سے
مرے آنسوؤں سے پُوچھو یہ نمی مری نمُو ہے

ڈاکٹر محمود الحسن

آپ کی سعی میں کمی نہیں آنی چاہئے

میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کے اموال اور آپ کی فصلوں اور تجارتوں میں اور زیادہ برکت دے۔ اللہ تعالیٰ کی برکت کو جذب کرنے والی جو آپ کی کوشش اور سعی ہے اس میں کمی نہیں آنی چاہئے آپ خدا تعالیٰ کی راہ میں جتنی زیادہ قربانی دیں گے اتنا ہی زیادہ وہ آپ کو دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کا قرض نہیں رکھتا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی- اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

لجنہ کالم

جلسہ سالانہ ۱۹۳۴ء کے موقعہ پر خواتین سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:-

ہمارے ملک بلکہ تمام ملکوں میں یہ بات پھیل گئی ہے کہ عورتیں جو ہیں وہ طبعی طور پر اور فطری طور پر کوئی بڑا کام کرنے کی اہل نہیں۔ تو عورتوں کو چاہئے تھا کہ وہ بڑے کام کرکے ان کے اس خیال کو غلط ثابت کرتیں۔ لیکن برخلاف اس کے وہ بھی اس پر قانع ہو گئیں۔ کیا واقعی وہ کسی بڑے کام کی اہل نہیں اور کیا اس کی بڑی بھاری وجہ یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حدیث شریف میں فرمایا کہ دوزخ میں میں نے بہت سی عورتیں دیکھیں۔ بوجہ احسان فراموش ہونے اور بوجہ ناقص العقل اور بوجہ ناقص الدین ہونے کے۔ حضور کا یہ فرمانا تو عورتوں کو ان کے نقص سے آگاہ کرنے کے لئے تھا۔ کہ دیکھو تمہارے یہ نقص تم کو دوزخ میں لے جانے کے محرک ہیں۔ احسان کی قدر نہ کرنا۔ یہ فطرت نہیں ہو سکتی بلکہ یہ عادت ہے۔ دیکھو اگر ایک چور چوری کرتا ہے تو چوری اس کی فطرت نہیں بلکہ عادت ہے۔ اگر عورتوں کی عادت احسان فراموشی کرنا ہے تو یہ عادت جو ہے بدلی جا سکتی ہے لیکن اس وقت کے جاہل (لوگوں) نے عورتوں کو بجائے یہ بتانے کے کہ تم میں یہ عادات خراب ہیں ان کو چھوڑ دو ان کو یہ بتلایا کہ تمہاری فطرت ہی ایسی ہے کہ تم اس کو چھوڑ ہی نہیں سکتیں اور عورتوں نے بھی کہہ دیا کہ اچھا ایسا ہی سہی پس جب طبیب کسی بیماری کا علاج نہ کرے اور مریض تسلی پا جائے تو نتیجہ ہلاکت ہی ہے۔ لیکن رسول کریم ﷺ نے یہ فرما کر کہ عورتیں بوجہ اس کے دوزخ میں جائیں گی کہ وہ احسان فراموش ہیں ناقص ہیں دین میں اور ناقص ہیں عقل میں۔ ان کو غیرت دلائی کہ تم ان عادتوں کو چھوڑ دو۔ تو جنت میں داخل ہو جاؤ گی۔ جیسا کہ رسول کریم ﷺ کی دایہؓ آپ کے پاس آئیں تو آپ نے خوش طبعی کے طور پر کہا کہ بوڑھا تو جنت میں داخل ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ بہت پریشان ہوئیں تو آپ نے فرمایا کہ جنت میں سب جوان ہو کر داخل ہوں گے۔ تو مطلب آپ کا عورتوں کو کہنے کا یہی تھا کہ تم احسان فراموشی چھوڑ دو۔ اور اپنی عقلوں کو بڑھاؤ۔ اکثر بچوں کو دیکھا ہے کہ پہلے عقل کم ہوتی ہے لیکن عمر کے ساتھ ساتھ عقل درست ہو جاتی ہے۔ تو اب اگر عورتوں کو بھی ایسا کہا کہ عقل یا دین میں ناقص ہو تو کیا وہ عقل یا دین چھوڑ کر بیٹھ جائیں۔ نہیں۔ ہرگز نہیں کیونکہ تم ناقص ہو دین میں اس کا مطلب یہ نہ تھا کہ تم دین کو چھوڑ کر ہی بیٹھ جاؤ بلکہ یہ تھا کہ تم دین سیکھو۔ ہم دیکھتے ہیں بچے سکول میں جاتے ہیں اور شروع میں کچھ نہیں جانتے لیکن آخر سیکھ کر جانتے ہیں تو کیا شروع میں پڑھنا نہ آئے تو پڑھنا ہی چھوڑ دیا جائے۔ یہ تو نصیحت تھی کہ احسان فراموشی چھوڑ دو۔ دیکھو رسول کریم ﷺ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ آپ سے پہلے عورتوں کو جانوروں کی طرح سمجھا جاتا تھا۔ اور طرح طرح کے ناقص نام رکھے جاتے تھے۔ اور اب بھی اکثر قومیں ان میں روح ہی نہیں مانتیں۔ تو رسول کریم ﷺ نے کس قدر احسان کیا ہے یہ فرما کر کہ عورت اور مرد انسانیت میں برابر ہیں۔ ہم تو دیکھتے ہیں ایسا ہو سکتا ہے کہ عورت دین دار ہوتی ہے' اور مرد دین میں کمزور۔ عورت عقل مند ہوتی ہے' اور مرد عقل میں کمزور۔ یہ کتنا بڑا رسول کریم ﷺ نے عورت پر احسان کیا تو عورتوں کا فرض تھا کہ اس احسان کے شکریے میں اشاعت دین کرتیں لیکن یہ سب قصور (لوگوں کا ہے) انہوں نے عورتوں کو یہ بتلایا کہ تمہاری عقل اور ذہن کمزور ہے۔ تم کچھ کر ہی نہیں سکتیں حالانکہ رسول کریم ﷺ نے عورتوں کو غیرت دلائی تھی کہ تم کہاں بغیر امر صالح کے جنت میں داخل ہو سکتی ہو۔ عقل نہیں سیکھتی ہو۔ دین کے کام نہیں کرتی ہو۔ عقل کام سے آتی ہے۔ اور کام سیکھنے سے آتے ہیں۔ لیکن اس کا الٹا مفہوم سمجھانے کا قصور (لوگوں) کا ہے۔ آج میں نے تمہیں حدیث کی حقیقت سمجھا دی ہے تاکہ تم اچھی طرح سمجھ لو کہ اس کا مطلب یہ تھا۔

> نظام جماعت دراصل اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں کی نمائندگی کرتا ہے وہ ایدی جن سے خدا نے تخلیق کی ہے جن معنوں میں بھی وہ ہاتھ کہلاتے ہیں ان معنوں میں جو نظام جماعت ہے وہ ان ہاتھوں کی طاقت اور صناعی کی نمائندگی کرتا ہے اور انہی ہاتھوں سے (امام) بنایا جاتا ہے جو براہ راست اللہ کے ہاتھوں سے بنتا ہے اور آگے پھر جو نظام جاری ہوتا ہے وہ خدا کے ہاتھوں کی نمائندگی میں جاری ہوتا ہے۔
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کا

مغربی جرمنی کی طرف پہلا سفر

جرمنی میں دین حق کے روحانی انقلاب کی بنیادی اینٹ حضرت امام جماعت الثانی' اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کے مقدس ہاتھوں سے رکھی جا چکی تھی۔ اس بنیاد کو پہلے سے زیادہ مضبوط مستحکم اور وسیع کرنے کے لئے ( ) بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نافلہ سیدنا حضرت امام جماعت الثالث اپنے مشہور عالم دورہ یورپ ۱۹۶۷ء کے دوران مغربی جرمنی میں بھی تشریف لے گئے۔ حضور ۸ سے ۱۰ جولائی تک فرینکفورٹ میں رونق افروز رہے۔ ۹ جولائی کو جماعت احمدیہ جرمنی کی طرف سے حضور کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں جرمنی کے احمدی مخلصین کے علاوہ شہر کے دوسرے معززین مثلاً پادری' وکلاء' اور پروفیسر بھی شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر چوہدری عبداللطیف صاحب انچارج مربی نے سپاسنامہ پڑھا جس کے جواب میں حضور نے ایک پر اثر انگریزی خطاب فرمایا جس میں جرمنوں کو یہ پر شوکت پیغام دیا کہ اللہ تعالیٰ نے دین حق کی تائید اور نصرت کے لئے اپنے ایک بندے کو ( ) بھیجا ہے......

اس تعلق میں حضور نے فرمایا:-

اس شخص کے تیسرے جانشین کی حیثیت میں وہی چیلنج دنیا کے سامنے پھر دہراتا ہوں۔

فرینکفورٹ میں حضور پر نور کا قیام مشن ہاؤس میں تھا۔ اس موقعہ پر علاوہ جرمن نو احمدیوں کے بہت سے دوسرے احمدی بھی اپنے آقا کی زیارت کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔ دوران قیام مسٹر والٹر ہلز نے دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ علاوہ ازیں اطالوی مستشرق ڈاکٹر کیوسی بھی بغرض ملاقات حاضر ہوئے۔

حضور نے فرینکفورٹ میں جرمن قوم کے متعلق اپنا ایک پرانا مبشر خواب سنایا کہ ایک جگہ ہے وہاں ہٹلر بھی موجود ہے اور وہ حضور سے کہتا ہے کہ آئیں میں آپ کو اپنا عجائب خانہ دکھاؤں چنانچہ وہ حضور کو ایک کمرہ میں لے گیا جہاں مختلف اشیاء پڑی ہیں۔ کمرہ کے وسط میں ایک پان کی شکل کا پتھر ہے جیسے دل ہوتا ہے۔ اس پتھر پر کلمہ لکھا ہوا ہے۔ حضور نے اس کی تعبیر یہ فرمائی کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن قوم اگرچہ اوپر سے پتھر دل یعنی دین سے بیگانہ نظر آتی ہے۔

مگر اس کے دلوں میں دین حق قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ حضرت امام جماعت الثالث فرینکفورٹ کے بعد ۱۶ تا ۱۹۔ جولائی ہیمبرگ میں بھی رونق افروز رہے۔ ریڈیو۔ ٹیلی وژن اور اخبارات کے ذریعے ملک بھر میں حضور کی آمد کا غیر معمولی چرچا ہوا۔ اور لاکھوں افراد تک دین حق کا پیغام پہنچا۔ اندازاً "۶۰۔ ۷۰ لاکھ نفوس کو ٹیلیوژن کے ذریعے تعارف کا موقعہ ملا جو خالص خدائی تصرف تھا۔

ہیمبرگ میں بھی حضور کے اعزاز میں شاندار استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی۔ جس میں معززین شہر کے علاوہ نمائندگان حکومت بھی شامل ہوئے۔ اٹلانٹک ہوٹل میں وسیع پیمانے پر ایک پریس کانفرنس کا انعقاد بھی عمل میں آیا۔ جس میں ملکی اخبارات کے نمائندوں کے علاوہ خبر رساں ایجنسیوں کے نمائندے۔ مختلف ریڈیو سٹیشنوں اور مقالہ نگار فیچر رائٹر ۳۵ کی تعداد میں شامل ہوئے۔ حضرت نے اس کانفرنس میں باقاعدہ اخباری بیان جاری کرنے کی بجائے سوال و جواب کے طریق کو ترجیح دی۔ اس موقعہ پر نامہ نگاروں اور نمائندوں نے نہایت کثرت سے سوالات دریافت کئے۔ جن کے جوابات حضور نے (اللہ تعالیٰ) کی تائید سے نہایت درجہ بشاشت اور بے تکلفی سے ایسے پرزور اور مدلل رنگ میں دئے کہ سب پر دین حق کے دلائل کی معقولیت کا سکہ بیٹھ گیا۔ اس کانفرنس نے نہ صرف ہیمبرگ کے عوامی حلقوں میں زبردست تہلکہ مچا دیا بلکہ اخبارات نے بھی حضور کے سفر ہیمبرگ اور پریس کانفرنس کی خبریں نمایاں طور پر شائع کیں۔

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے ذہین اور ایسے مستحق طلباء و طالبات تعلیمی امداد پاتے ہیں۔ جو خود اس قابل نہیں کہ اپنے اخراجات خود اٹھا سکیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروط بالمد شعبہ ہے اور یہ سراسر احباب کی اعانت پر چل رہا ہے اس وقت اس شعبہ پر بہت بوجھ ہے۔ میری احباب سے گزارش ہے کہ اس شعبہ میں فراخدلی سے اعانت فرمائیں۔ جبتک ایسی اعانت مستقل نوعیت کی نہ ہو یہ شعبہ نہیں چل سکتا۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری خالد سیف اللہ

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر

خاکسار اس مختصر نوٹ کے ذریعہ حضرت شیخ محمد احمد مظہر امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد کی بعض ایسی یادوں کا تذکرہ کرنا چاہتا ہے جن کو وہ اپنے لئے مشعل راہ سمجھتا ہے۔

کوئی پچیس سال پہلے مجھے حضرت شیخ صاحب کی ماتحتی میں بطور جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ فیصل آباد کام کرنے کا موقع ملا۔ یہ خدا کا فضل تھا۔ پھر بعد میں بطور ممبر سٹینڈنگ کمیٹی صد سالہ جوبلی فنڈ (جس کے آپ صدر تھے) آپ کی رفاقت کا اعزاز حاصل رہا۔ جب میں جنرل سیکرٹری مقرر ہوا تو ارشاد فرمایا کہ اب روزانہ شام کو جماعتی امور کی انجام دہی کے لئے ملا کرنا۔ جاتے تو ہم پہلے بھی تھے لیکن ناغوں کے ساتھ اب تو روزانہ کی حاضری پکی ہو گئی۔ آپ شام کو ملفوظات کا درس دیتے۔ کئی بار ایسے ہوا کہ راستہ میں آتے آتے دل میں کوئی سوال پیدا ہوا یا کسی بات کی وضاحت کی خواہش پیدا ہوئی تو اسی روز کے درس میں اس کا جواب موجود ہوتا۔ دل نے کہا یہ اتفاقات نہیں ہیں بلکہ درس دینے والے کو جو صاحب ملفوظات سے روحانی مناسبت ہے اس کا نتیجہ ہے۔

ایک بار آپ نے میرے تلفظ کی تصحیح فرمائی۔ میں نے اشارہ سمجھا اور تلفظ کی صحت پر مزید توجہ کی اور فائدہ اٹھایا۔

حضرت شیخ صاحب نے باتوں باتوں میں اپنی تحقیق ام الالسنہ سے بھی مجھے متعارف کیا مجھے شوق ہوا اور میں نے آپ کی کتاب English Traced To Arabic کا مطالعہ کیا اور اس کا اردو میں خلاصہ تیار کیا جسے ماہنامہ انصار اللہ نے اپنے اگست ۱۹۶۸ء کے شمارہ میں شامل اشاعت کیا۔ اس کے پندرہ سال بعد جب میں لیبیا بغرض ملازمت گیا تو یہ کتاب میرے سامان میں تھی جس کا میرے بعض عرب دوستوں نے بھی مطالعہ کیا اور بہت ہی پسند کیا۔ اور اپنے حلقہ احباب میں اس کا ذکر کیا۔

ابھی دو سال پہلے میں آسٹریلیا سے انگلینڈ گیا اور وہاں سے پاکستان آیا۔ حضرت شیخ صاحب کی ملاقات کے لئے فیصل آباد ان کے مکان پر حاضر ہوا بہت ضعیف اور بیمار تھے لیکن ذہن ہمیشہ کی طرح چاک و چوبند میری حاضری کی اطلاع ہوئی ایک لاٹھی کے سہارے چلتے ہوئے ملنے کے لئے تشریف لائے بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ حال احوال کے بعد میں نے بتایا کہ آتے ہوئے حضور سے لنڈن میں شرف ملاقات حاصل ہوا۔ حضور کے ذکر پر مٹھی بند کر کے فرمانے لگے "حضرت صاحب نے جماعت کو خوب سنبھالا ہے حضرت صاحب نے بہت دکھ اٹھایا ہے۔" شیخ صاحب کے کے قلبی تاثرات چہرے پر نمایاں تھے پھر خود ہی میرے اس ۲۳ سال پرانے ام الالسنہ والے مضمون کا ذکر فرمایا اور فرمانے لگے آپ نے میری تحقیق کو متعارف کرانے میں اچھا کام کیا ہے میں دل میں شرمندہ ہو رہا تھا کہ محض حوصلہ افزائی فرما رہے ہیں ورنہ من آنم کہ من دانم۔

ایک بار حضرت شیخ صاحب نے مجھے فرمایا کہ صاحب ایمان ہر لغو اور بے مقصد چیز یا کام سے اعراض کرتا ہے۔ محض زیب و زیبائش کے لئے ڈرائنگ روم پر خرچ کرنا بھی لغو میں داخل ہے۔ میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ حضرت شیخ صاحب کی ساری زندگی اس حکم الٰہی کی مجسم تصویر تھی۔ آپ کا اپنا مکان اور ڈرائنگ روم صرف ضرورت پوری کرنے کی حد تک تھا۔ آپ کی رہائش گاہ فیصل آباد کے کسی چوٹی کے وکیل کا گھر نہیں تھا بلکہ ایک خدا دوست درویش کا ڈیرہ تھا آپ کا کلام مختصر اور بامعنی اور اوقات مصروفیات سے معمور ہوتے تھے۔ وقت کو خدا کی امانت سمجھتے تھے کوئی لمحہ ضائع نہیں کرتے تھے۔ ربوہ کسی میٹنگ کے لئے جا رہے ہیں کار میں بیٹھے اور بیٹھتے ہی اپنا بستہ کھولا اور ام الالسنہ پر کام کرنا شروع کر دیا۔ آپ کا ذہن بطور کمپیوٹر کے کام کرتا تھا۔ لگتا تھا پوری عربی لغت اس میں محفوظ ہے۔ کسی زبان کا کوئی لفظ دیکھتے اپنے فارمولے لگاتے اور فوراً اس لفظ کی عربی ماں تک پہنچ جاتے۔

آپ خشک عالم نہ تھے بلکہ آپ کی مجلس میں پاک مزاح کی چاشنی بھی ہوتی۔ جب خدام الاحمدیہ ربوہ کے وسیع ہال کو دیکھا تو مسکراتے ہوئے' کہا "یہ حال ہے کہ مستقبل" فارسی کے بلند پایہ شاعر تھے اور حضرت مولانا عبید اللہ بسمل صاحب کا ذکر کئی بار ان کی زبان سے سنا۔ غالباً اوائل میں شعروں میں ان سے اصلاح لیا کرتے تھے۔ خدا ان کے اخلاص اور خدمات دینیہ کا بہترین رنگ میں صلہ دے۔

دعا کے لئے سب سے اول اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

واش روم .... کب تک ؟

پاکستان میں سفر اب کافی آسان بنا دیا گیا ہے۔ سفر کرنے والوں میں ہر طرح کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ بچوں سے لیکر بڑوں تک غریبوں سے لیکر امراء تک۔ ضرورت کے تحت سفر کرنے والوں سے لیکر سیاحت کی خاطر سفر کرنے والوں تک۔ اور ذرائع سفر بھی اب مختلف نوع کے میسر ہیں۔ ٹوٹی پھوٹی بسوں۔ اپنی کاروں موٹر سائیکلوں اور ائرکنڈیشنڈ ویگنوں تک۔

ریل اور ہوائی جہاز سے سفر کرنے والے میرے اس مضمون کی زد سے باہر ہیں۔ انہیں ایک ایسی سہولت میسر ہے جو سڑک پر اپنی سواری بس یا ویگن سے سفر کرنے والوں کو میسر نہیں ہے۔ اندازہ لگایئے؟ وہ کون سی سہولت ہے؟ ہار گئے۔ چلیے میں بتا دیتی ہوں۔ آپ اسے مختلف ناموں سے پکار سکتے ہیں لیکن مرزا مجید احمد صاحب کے مضمون کے بعد میرے لئے آسانی ہو گئی ہے۔ یعنی مہذب ترین زبان میں واش روم کہہ لیجئے۔

سڑک پر سفر کرنے والے خواہ بچے ہوں بزرگ ہوں یا خواتین ہوں۔ خاص کر بیمار اور بزرگ لوگ دوران سفر خواہ اپنی گاڑی سے سفر کر رہے ہوں۔ بس سے یا اچھی ویگن سے (جو ہر طرح کی سہولت کا دعویٰ کرتے ہیں) وہ سب اس سہولت سے بکلی محروم ہیں۔ اور دوران سفر میں بہت مشکل کا سامنا کرتے ہیں۔ پشاور سے کراچی تک اور اندرون ملک شاہراہوں پر کسی واش روم کا انتظام نہیں کیا گیا۔ کسی پٹرول پمپ پر ایسے انتظام کے نام پر مسافروں سے مذاق ضرور کیا گیا ہے کہ واش روم موجود ضرور ہو گا۔ لیکن انتہائی غلیظ' اور پانی نام کی کوئی چیز اس میں موجود نہیں ہو گی۔ اور پھر ستم ظریفی یہ کہ اگر کسی پٹرول پمپ پر اچھا واش روم موجود ہے تو اس پر تالا ڈال دیا جاتا ہے۔ کیا پٹرول پمپ کے مالکان یہ سمجھتے ہیں کہ بسوں ویگنوں یا اپنی کاروں پر سفر کرنے والوں کے گھروں میں ایسی سہولت مہیا نہ تھی۔ وہ سڑک پر صرف اس لئے سفر پر آمادہ ہوئے ہیں۔ کہ ان کے واش روم استعمال کرنے کے لئے ان سے منتیں کر کے چابی حاصل کریں۔؟ اور اگر غلطی سے آپ نے پٹرول یا ڈیزل وغیرہ کسی پہلے پمپ سے لے لیا ہوا ہے۔ اس پمپ سے نہیں ڈلوایا۔ تو اگلی بار عذر پیش کر دیا جائے گا "صاحب چابی تو دوسرے آدمی کے پاس ہے وہ ذرا گھر تک گیا ہے" ایسا ہوتا ہے۔ اور بار بار ہوتا ہے۔ لب سڑک واقع مختلف ہوٹلوں بسوں کے اڈوں پر موجود چائے خانوں میں کھانے پینے کی اشیاء وافر موجود ہوتی ہیں۔ لیکن کوئی واش روم مہیا نہیں ہوتا۔ اگر ہوتا ہے تو بے پردہ اور یا پھر کوٹھے پر جہاں تک مریضوں کا پہنچنا ناممکن ہو۔ کسی لب سڑک ہسپتال پر ایسا انتظام نہیں ہوتا۔ جہاں ایمبولنس سے مریضوں کو دوسری جگہ شفٹ کرتے ہوئے آپ انہیں واش روم تک لیجا سکیں۔ جہاں شوگر کے مریض اور خاص کر خواتین واش روم استعمال کر سکیں۔

آپ میں سے اکثر اس پریشانی کا شکار ہوئے ہونگے۔ کئی لوگوں نے مجھ سے کہا کہ میں اس بارہ میں لکھوں! سوچتی رہی کہ لکھوں تو کیا لکھوں۔ لوگ ہنسیں گے۔ لیکن ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے دوران سفر جب کئی مریضوں کی کسمپرسی کی حالت دیکھی اور خود بھی ان اذیت ناک لمحوں سے گذری جب سفر آج کل سہولت کے زمانے میں بھی حضر بن کر رہ گیا تو سوچا اس پر قلم اٹھاؤں۔

ایران میں ایسی ہر سہولت سڑکوں کے کنارے شہروں کے درمیان پارکوں اور ہسپتالوں بسوں کے اڈوں پر موجود ہے اور باقی مہذب دنیا میں بھی ایسا ہی سنا ہے۔ پاکستان میں جہاں صنف نازک کی حکومت ہے۔ اور دوسری بار ایسی حکومت بننے پر مبارکبادیں دی جا رہی ہیں۔ جہاں صنف نازک عزت و احترام کے واجب سمجھی جاتی ہے وہاں عورتوں کے لئے ایسا انتظام نہ ہونا۔ کتنی عجیب بات ہے۔ معیوب تو ایسی صورت حال مردوں کے لئے بھی ہے۔ جب مرد مسافر سڑکوں کے کناروں اور جھاڑیوں کی اوٹ کو بطور واش روم استعمال کرتے ہیں جب پاس سے گاڑیوں میں گذرنے والے بچے پوچھتے ہیں "ابو یہ لوگ کیا کر رہے ہیں" اور ابو بات بدل کر بچے کو بہلاتے ہیں!

میں پاکستان کے ارباب حل و عقد سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ اس میں بہت سے بیماروں بزرگوں۔ عورتوں کی التجائیں شامل ہیں کہ کوئی ایسا قانون بھی بنائیں جس کے تحت کم از کم ہر پٹرول پمپ اڈوں اور ہوٹلوں پر واش روم ضرور ہو۔ اور صاف ستھرا اور قابل استعمال ہو۔ بے شک اس کے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صادقہ شمس- ایم اے

منشیات اور عورت کا کردار

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کی ہر شے میں توازن رکھا ہے اور ایک مدار میں چلا رہا ہے اور جب بھی کوئی شے اس مدار سے نکلنے کی کوشش کرتی ہے وہ اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکتی اور تباہ ہو جاتی ہے۔ جس طرح اجرام فلکی میں جب کوئی ستارہ اپنا مدار چھوڑتا ہے تو بالآخر جل کر خاک ہو جاتا ہے اسی طرح جب کوئی انسان خدا کی مقرر کردہ حدود سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کا انجام بھی یہی ہوتا ہے۔ خدا نے انسان کی بھلائی اور رہنمائی کے لئے ہر کام کی کچھ حدود مقرر کر دی ہیں اور جو بھی ان حدود سے بڑھ جاتا ہے وہ نشہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ درحقیقت کسی بھی شے کی جنون کی حد تک اشتہاء اور استعمال نشہ کہلاتا ہے۔ آج کے ترقی یافتہ مشینی دور میں جہاں انسان نے اپنی سہولت کی اشیاء میں اضافہ کر لیا ہے وہاں سکون کی کمی ہوتی جا رہی ہے اور اس سکون کی تلاش میں بہت سے نافہم لوگ منشیات کے اندھے کنویں میں چھلانگ لگا رہے ہیں۔ اس طرح وہ صرف اپنا ہی نقصان نہیں کرتے بلکہ اپنے پیچھے جرائم اور گناہوں کی ایک لمبی داستان چھوڑ جاتے ہیں اور اس طرح جب معاشرہ جرائم اور گناہ سے بھر جاتا ہے تو بالآخر پورا معاشرہ موت کے گھاٹ اتر جاتا ہے۔

ضروری نہیں کہ نشہ کسی نشہ آور دوا کا ہی ہو بلکہ بعض لوگوں کو چائے کا ہی نشہ ہوتا ہے اور وہ دن میں دس سے بیس کپ تک چائے پی جاتے ہیں۔ اسی طرح کچھ لوگ پان اس قدر کھاتے ہیں کہ نہ ملنے کی صورت میں ان کا سانس لینا دشوار ہو جاتا ہے۔ عام طور پر طلباء میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ انہیں چیونگم چبانے کی عادت ہوتی ہے۔ یہ سب چیزیں جب زیادہ ہو جاتی ہیں تو نشہ ہی میں شمار ہوتی ہیں کیونکہ یہی چائے، پان اور چیونگم وغیرہ کی عادتیں بعد میں شراب، ہیروئین، سگریٹ اور افیون وغیرہ کا روپ دھار لیتی ہیں۔ اور ایک اچھا بھلا انسان زندہ لاش بن کر رہ جاتا ہے۔

ایک عورت جو کہ ماں بھی ہے اور بیٹی بھی، بہن بھی ہے اور بیوی بھی وہ اس خطرناک انجام سے اپنے بیٹے، باپ، بھائی اور شوہر کو بچا سکتی ہے۔ سب سے پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ ایک ماں کا کردار اپنے بیٹے کی تربیت میں کیسا ہونا چاہئے۔ ایک ماں جو اپنے لاڈلے بچے کو خرچ کرنے کے لئے بہت زیادہ پیسے دیتی ہے اور یہ خیال نہیں کرتی کہ اس کا معصوم بچہ ان پیسوں کو کہیں ناجائز جگہ ہی استعمال نہ کر لے۔ درحقیقت وہ ماں اپنے بچے کو خود بگاڑ رہی ہوتی ہے۔ اور جب وہ بچہ بری عادات میں مبتلا ہو جاتا ہے تو وہ چوریاں کرنا شروع کر دیتا ہے پھر جب وہ اپنے گھر کو خالی کر چکتا ہے تو وہ باہر چوریاں کرتا اور ڈاکے ڈالتا ہے اور اس طرح وہ ایک عادی مجرم بن جاتا ہے اور پھر وہی ماں جو کبھی اپنے بچے پر زمین و آسمان کی تمام دولت لٹانے کو تیار تھی اس کے پاس اب اپنے بچے کو دینے کے لئے سوائے بددعا کے کچھ نہیں ہوتا۔ ہر ماں کو چاہئے کہ وہ اپنے گھر کو اس طریق پر ترتیب دے کہ بچے کی دلچسپی کا تمام سامان گھر میں موجود ہو یعنی کچھ ان ڈور گیمز کا انتظام ہو۔ اسی طرح گھر میں ایک چھوٹی سی لائبریری بنائی جائے جس میں بچے کے ذہن کی پرورش کے لئے دلچسپ اور اچھی کتابیں موجود ہوں۔ پھر گھر کا ٹائم ٹیبل کچھ اس طرح ترتیب دے کہ بچہ دین سے بھی لگاؤ رکھے یعنی دن کا آغاز خدا کے نام سے ہو اور بچے کو صراط مستقیم کا درس دیا جائے۔ اس کے باہر جانے کے اوقات مقرر ہوں اور ہر کام ایک منظم ماحول میں ہو تو بچے کی پرورش بہتر ہو گی اور یہی بچہ بڑا ہو کر معاشرے کو بگاڑنے کی بجائے سنوارنے لگے گا۔ پھر ماں کو چاہئے کہ وہ اپنے بچے کی کمپنی سے اچھی طرح واقف ہو۔ کیونکہ

A man is known by the company he keeps

یا یوں کہہ لیں کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اس لئے ماں اگر اپنے بچے کی صحبت سے واقف ہو گی تو وہ اس کے مستقبل سے مطمئن ہو سکتی ہے۔ اسی طرح ایک بیٹی اپنے باپ کو اگر اس کا باپ کسی نشہ میں مبتلاء ہے تو سمجھا سکتی ہے اور باپ کو چونکہ اپنی بیٹی سے بہت پیار ہوتا ہے اس لئے وہ اس کی بات سمجھ سکتا ہے اور اس کی خواہش کے مطابق خود کو ڈھال سکتا ہے۔ اسی طرح ایک بہن اپنے بھائی کو نشہ سے دور کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔ بہن چونکہ بھائی کی ہم عمر ہوتی ہے اس لئے وہ اس کے جذبات اور احساسات کو بہتر جان سکتی ہے اور بعض اوقات تو بچہ اپنی ماں کی بات اتنی نہیں سنتا جتنی کہ بہن کی مانتا ہے اس طرح بہن اپنے بھائی کی اصلاح کر کے اسے معاشرے کا ایک بہترین فرد بنا سکتی ہے۔ ایک بیوی اپنے شوہر کو سیدھے راستے پر لانے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ چونکہ ایک مرد اپنی ماں کے بعد بیوی سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے اس لئے بیوی اپنے شوہر کی اصلاح میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ پس اس مضمون کا لب لباب یہ ہے کہ ایک عورت اپنے آنکھوں کے تارے بیٹے، اپنے راج دلارے بھائی، اپنی عزت کے محافظ باپ اور اپنے دکھ سکھ کے ساتھی شوہر کو منشیات کی لعنت سے بچا سکتی ہے کیونکہ ایک ماں کا بیٹے کے ساتھ، بیٹی کا باپ کے ساتھ، بہن کا بھائی کے ساتھ اور بیوی کا شوہر کے ساتھ پیار کا اظہار یہی ہے کہ وہ اس کی بھلائی کے لئے کوشاں رہے۔

صائمہ کریمی بٹ

انسان کو انسانیت کے آداب سکھائیں

پچھلے دنوں میں الفضل کا مطالعہ کر رہی تھی تو سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرمان نظروں سے گذرا کہ "انسان کو انسانیت کے آداب سکھائیں"

واقعی اگر ہم اس فرمان کو ذرا غور سے اور وسعت قلب و نظر سے پڑھیں اور سوچیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ اسی فرمان میں آج بھی اور کل بھی ہمارے مسائل کا حل پنہاں ہے۔ اور پھر آخرت میں سرخروئی بھی۔

مثال کے طور پر ہر قوم یا ہر معاشرے میں، مذہب کو خاص مقام حاصل ہوتا ہے۔ اور بعض اقوام انسانی تو زندگی کے تمام فیصلے مذہب کی روشنی میں کرتی ہیں۔ اور اکثر اسی مذہب کے نام پر "مرنے کٹنے" کو تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات یہ "مرنا مرانا" صرف اس لئے ہوتا ہے کہ کسی نے، کسی دوسرے کے مذہب کو گالی دی یا برا بھلا کہا۔ اور اس کے عقائد کو غلط ٹھہرایا۔

دین حق نے اس بات کی تعلیم دی ہے کہ پہلے انسان کو اس کے انسان ہونے کا تو بنیادی حق دیا جائے اس کو انسانی آداب سکھانے چاہئیں اور پھر پرامن فضا میں اپنے مذہب کا پرچار کیا جائے۔ دلوں کو تلواروں سے نہیں محبت و اخلاق سے فتح کر لینا، ایک انسان کا، انسانیت کے ناتے شیوہ ہونا چاہئے۔ آج کی دنیا کو دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ آج کا انسان اپنے بنیادی حقوق سے ہی محروم نہیں بلکہ بے جا ظلم و ستم کا بھی نشانہ بن رہا ہے۔ اور ظلم بھی انسان ہی کر رہا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے، بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے، اور جھوٹ اور شرک اور ظلم، اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول ہے"۔

(روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۴۴)

جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا کہ حضور انور نے فرمایا کہ "انسان کو انسانیت کے آداب سکھائیں" تو اسی سلسلے میں حضور انور نے مزید فرمایا کہ اس سال کو انسانیت کے نام کر دیجئے یعنی اس سال سے ہم یہ عہد باندھیں کہ ہمیں، انسان کو انسانیت کے آداب سکھانے ہیں۔ اور مظلوم کو ظالم سے چھٹکارا دلانا ہے۔ یعنی انسان کو اس کا انسان ہونے کا جائز مقام دینا بذریعہ انسانی آداب۔

کیونکہ، حقوق العباد کی ادائیگی ہی سے ہم حقوق اللہ کی ادائیگی کے ثواب کو پا سکیں گے۔ انسانیت کے آداب یا انسانی آداب کوئی منصوبہ یا چند نکاتی معاہدہ نہیں کہ، طے کر لیں۔ یہ تو وہی بنیادی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں کہ جن سے دنیا کا ہر انسان فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ مثلاً

اخلاق سے پیش آنا، یتیموں و بیواؤں کی مدد، اگر مالی امداد ممکن نہیں تو ہنس کر خوش گفتاری سے بات کر لیں۔ اگر بڑے پیمانے پر انسان کی مدد نہیں کر سکتے اس کے ظلم کو دور نہیں کر سکتے تو، دعاؤں سے کام لیں کیونکہ احمدی کا ہتھیار اس کی دعائیں ہیں۔

احمدی اکیسویں صدی میں داخل ہوتے ہوئے انسان کو انسانیت کے آداب سکھانے کا نیک ارادہ کئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ آج کشمیر میں، بوسنیا میں اور فلسطین میں اور اس کے علاوہ اور بہت سے مقامات پر جو انسانیت سوز مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ اب وہ بغیر دعاؤں کے اور ایک انسان کے اس عہد کے بغیر ختم نہیں ہو سکتے کہ "وہ ہر دوسرے انسان کی بھلائی کا سوچے، اس کے لئے وہی پسند کرے جو وہ اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے۔ اور یہ کہ اگر کہیں اور انسان کی انسانی روح پامال ہو رہی ہے تو وہ بھی عنقریب ان مظالم کا شکار ہو سکتا ہے۔

"کیونکہ ایک مظلوم کی آہ اور اللہ تعالیٰ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی۔حالات۔واقعات۔شخصیات

نون سین

دنیا کی آبادی کی رپورٹ

اقوام متحدہ کی آبادی کے متعلق ایک رپورٹ کے مطابق دنیا کے سب سے بڑے بیس شہروں میں سے ۱۷ شہر ایسے ہوں گے جن کا تعلق ترقی پذیر ممالک سے ہو گا۔ اور جو تیسری دنیا میں واقع ہوں گے اور جن کی آبادی کے اضافہ کی شرح ۳ء۷ فی صد سالانہ ہو گی۔ یہ دیہاتی آبادی کا تین گنا ہے اور صنعت کار ممالک کا چار گنا۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۲۰۰۰ء میں دنیا کی آبادی کا نصف شہری علاقوں میں رہائش رکھتا ہو گا ۹۰ کے دھاکے میں ۸۳ فی صد آبادی شہروں اور قصبات میں منتقل ہو چکی ہو گی۔ اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دیہات کے علاقوں سے شہری علاقوں میں منتقل ہونے کی اوسط ۷ فی صد ترقی پذیر ممالک میں ہے۔ جو امور ان لوگوں کو شہری آبادی کی طرف لے جاتے ہیں ان میں بہتر روزگار اور صنعت کا پھیلاؤ ہے۔ اسی طرح تجارت کا بھی کیونکہ یہی دو چیزیں ہیں جو شہری علاقوں میں زیادہ پائی جاتی ہیں۔ شہروں پر اس بات کا بوجھ پڑتا ہے لیکن اس مجبوری کا کوئی علاج نہیں ہے یہ شہر باہر کی طرف پھیلنے لگتے ہیں اور اس طرح کھیتوں اور جنگلوں کو بھی اپنے اندر شامل کر لیتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کھیتوں کا علاقہ کم ہو جاتا ہے اور جنگل بھی کم ہو جاتے ہیں اور اس طرح خوراک اور پانی کی کمی کی مشکل سامنے آنے لگتی ہے۔ اس سلسلے میں رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ ساری دنیا کی آبادی کا ۷۹ فی صد یعنی جس کا اس انتقال سے تعلق ہے افریقہ ایشیا اور لاطینی امریکہ سے ہے اور یہ اعداد و شمار ۱۹۹۳ء سے ۲۰۰۰ء تک کے لئے ہیں۔ ایشیا میں اس وقت ۳ء۲ ارب لوگ آباد ہیں۔ ۲۰۲۵ء میں ان کی تعداد ۹ء۲ ارب ہو جائے گی۔ جبکہ افریقہ جہاں اس وقت ۶۸۲ ملین لوگ آباد ہیں وہاں اس وقت تک ۵ء۲ ارب لوگ موجود ہوں گے لاطینی امریکہ میں ۴۹۵ ملین لوگ ہیں جو اس وقت تک ۷۰۱ ملین ہو جائیں گے یورپ میں ۵۱۲ ملین ہیں اور یہ اس وقت تک ۵۴۱ ملین ہو جائیں گے۔ اگرچہ اندرونی انتقال جاری رہے گا اور سب سے زیادہ تعلق اندرونی انتقال ہی سے ہو گا۔ اس بات کا بھی بہت امکان ہے کہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں لوگ زیادہ جانے لگیں۔ اس وقت یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ دوسرے ملک سے آکر کام کرنے والے لوگ سات کروڑ ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ ان میں سے دس لاکھ مسلسل ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے رہتے ہیں۔ اور یہ تعداد ایسی ہے کہ اتنے ہی لوگ پناہ لینے کی ہر سال درخواست کرتے رہتے ہیں۔

سویڈن / کشمیر پر رپورٹ

سویڈن کی امور خارجہ کمیٹی نے حال ہی میں ایک اجلاس میں جس میں انسانی حقوق کی ہندوستان مقبوضہ جموں کشمیر میں پامالی کا ذکر ہوا ایک قرار داد پاس کی۔ یہ قرار داد سٹینڈنگ کمیٹی کی ایک رکن مار گریٹا رک لنڈ نے پیش کی۔ اس خاتون کا تعلق کرسچین ڈیمو کریٹک پارٹی سے ہے۔ ریزولیوشن میں جموں کشمیر کی تاریخ اور اس کے موجودہ مسئلے کا ذکر کیا گیا خاص طور پر ۱۹۴۸ء میں اقوام متحدہ نے جو قرار دادیں پاس کی تھیں ان کا ذکر کیا گیا اور اس کے بعد شملہ معاہدے کا جو ۱۹۷۲ء میں ہوا۔ اس قرار داد میں جو ایک رپورٹ کی بھی حیثیت رکھتی ہے اس علاقے کی موجودہ صورت حال کا بھی ذکر ہے۔ اس صورت حال میں حضرت بل کی درگاہ پر جو پہرہ لگا ہوا تھا اس کا بھی ذکر کیا گیا۔

رپورٹ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ جموں اور کشمیر کے لوگوں کو اس بات کی اجازت دی جانی چاہئے کہ وہ ریفرنیڈم کے ذریعے اپنے مستقبل کا فیصلہ کر سکیں۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ سویڈن کی حکومت نے ہندوستان کی حکومت کے ساتھ اس موقع پر اس مسئلے کے سلسلے میں بات کی ہے۔ خاص طور پر کشمیر کے علاقے میں انسانی حقوق کی پامالی کے متعلق بات ہوئی ہے۔ رپورٹ میں اس بات پر اصرار لیا گیا ہے کہ تمام پارٹیوں کو چاہئے کہ وہ بنیادی حقوق کو اپنے سامنے رکھیں اور جو طور طریق عالمی برادری نے اپنائے ہوئے ہیں ان کی پاسداری کریں۔ اس رپورٹ کے لکھے جانے کے بعد اسے سویڈن کی پارلیمنٹ میں ۲۴ نومبر ۱۹۹۳ء کو پیش کیا گیا۔ جب یہ قرار داد پیش کی جا رہی تھی تو مسز مار گریٹا نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ جموں او کشمیر کے لوگوں کو چالیس سال تک اس بات کا انتظار کرنا پڑا ہے کہ انہیں اپنے مستقبل کے متعلق ووٹ دینے کا حق ملے۔ انہوں نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ اب تک دس ہزار کے قریب افراد جیل خانوں میں مارے گئے ہیں۔ اور جہاں تک ان کے اپنے ذرائع سے ملنے والی اطلاعات کا تعلق ہے کسی بیرونی تنظیم کو وہاں جا کر حالات معلوم کرنے کی اجازت نہیں ملی انہوں نے اس بات کا مطالبہ کیا کہ وہاں پر جو ہلاکت کا کھیل کھیلا جا رہا ہے اسے بند کیا جائے۔

بقیہ صفحہ ۴

لئے پٹرول' چائے اور مشروبات وغیرہ کی طرح جائز اور معقول واجبات لئے جائیں لیکن ایسی سہولت ضرور مہیا ہو۔ پاکستان میں کیا کیا اصلاحات و تعمیرات ہوئی ہیں۔ دنیا کے سائنس دانوں نے خلاء میں خلائی اسٹیشن تعمیر کر لئے ہیں۔ چین والوں نے دیوار چین بنا دی ہے۔ لیکن پاکستان میں سفر کرنے والوں کے لئے لب سڑک پارک اور واش روم نہیں بن سکے!! میں نے گھنٹی بنا دی ہے۔ بلی کے گلے میں باندھنے والے چاہئیں۔

بقیہ صفحہ ۵

کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی" اور اس "آہ" کے لئے مذہب کی کوئی قید نہیں کیونکہ خدا آج بھی ہر انسان سے پیار کرتا ہے۔ لیکن وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ اس کے بندے نیک راہ کو اپنائیں۔ یعنی دین حق۔

آیئے ہم امام جماعت اور خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق انسان کو اس کا حق دلائیں۔ اور عہد کریں کہ ہم اس مقصد میں دو قدم پیچھے نہیں بلکہ آگے ہی ہوں خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۳۰۵ میں مشتاق احمد عارف ولد تاج الدین قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی ساکن ۵/۲ فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۰-۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ مکان رہائشی برقبہ ۱۰ مرلہ قیمت ۱۵۰۰۰۰ روپے ۲۔ آرا مشین وغیرہ قیمت ۵۰۰۰۰ روپے ۳۔ ۱۰۰۰۰۰ روپے تجارت میں لگا ہوا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مشتاق احمد عارف ولد تاج الدین ۵/۲ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر۱ سید عبدالغنی شاہ وصیت نمبر ۵۸۴۴ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر۲ مجید احمد خان عارف ۱۲/۲ فیکٹری ایریا ربوہ

مسل نمبر ۲۹۳۰۶ میں فیض خان ولد سکندر خان قوم راجپوت بھٹی پیشہ عمر ۷۲ سال بیعت پیدائشی ساکن دار البرکات ۲۹/۲ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زرعی زمین ۱۶ کنال ۶ مرلے موجودہ قیمت ۱۷۵۰۰۰ روپے واقع مندرجہ بالا زمین چک نمبر ۵۴ تحصیل و ضلع شیخوپورہ ڈاک خانہ خاص نزد سانگلہ ہل اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فیض خان ولد سکندر خان ۲۹/۲ دار البرکات ربوہ گواہ شد نمبر۱ مقصود احمد ولد سلطان احمد ۲۹/۳ دار البرکات ربوہ گواہ شد نمبر۲ محمد ادریس ولد چوہدری محمد ابراہیم ۱۵/۲ دار البرکات ربوہ

مسل نمبر ۲۹۳۰۷ میں عظمیٰ راشد زوجہ راشد جاوید (مربی سلسلہ) قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی ساکن دار العلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۵۰۰۰ روپے ۲۔ طلائی زیورات جن کا وزن ۱۷۸ گرام ہے مالیتی ۶۱۳۱۰ روپے ۳۔ دو عدد چاندی کے سیٹ اور دو جوڑی چاندی کے کڑے کل وزن ۵۰ گرام مالیتی ۲۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عظمیٰ راشد زوجہ راشد جاوید مربی سلسلہ ۵/۵۱ دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر۱ وسیم احمد سروعہ (مربی سلسلہ) ولد رشید احمد وصیت نمبر ۲۶۳۴۲ ربوہ گواہ شد نمبر۲ فخر الحق شمس (مربی سلسلہ) ولد مبین الحق شمس ربوہ وصیت نمبر ۲۶۳۹۰

مسل نمبر ۲۹۳۰۸ میں ساجدہ ذاکرہ زوجہ مبارک احمد خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۸-۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زیورات طلائی وزنی ۱۰۰ گرام مالیتی ۳۰۰۰۰ روپے ۲۔ حق مہر وصول شدہ ۲۰۰۰ روپے ۳۔ مکان واقع رام نگر چوبرجی لاہور برقبہ دو مرلہ مالیتی اندازاً ۸۰۰۰۰ روپے (ترکہ والد جس کے وراث والدہ چار بھائی اور دو بہنیں ہیں) اس وقت مجھے مبلغ ۲۸۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ساجدہ ذاکرہ زوجہ مبارک احمد خان ۳۶/۲۰ دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر۱ مبارک احمد خان خاوند موصیہ وصیت نمبر ۱۷۵۴۵ گواہ شد نمبر۲ منور احمد انور وصیت نمبر ۱۹۱۰۴ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۳۰۹ میں بشارت احمد شاہد ولد رحمت علی قوم مغل پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی ساکن ۱۰/۵ دارالیمن وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۰-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۸۰ روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشارت احمد شاہد ۱۰/۵ دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر۱ میر عبدالباسط مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۴۷۸۵ گواہ شد نمبر۲ ناصر احمد بھلی وصیت نمبر ۲۶۷۹۵ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۳۱۰

I ABDULLAH MAMBO S/O MAMBOMSHENGA

پیشہ کلرک عمر ۲۷ سال بیعت ۸۸-۱-۸ ساکن تنزانیہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۸-۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۳۰۰۰ S.H ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

ABDULLAH MAMBO S/O MAMBO MSHENGA P.O.BOX 376 DAR-US SALAAM TANZANIA

گواہ شد نمبر۱

MUSTAFA.S.KAPULILOBOX 376 DAR-US SLAAM TANZANIA

گواہ شد نمبر۲

MBWANA ALI MGUNDA S/O ALI MBWAN MGUNDA P.O.BOX 7005 DAR-US SLAAMTANZANIA

مسل نمبر ۲۹۳۱۱

I ABDUL HAMID VANDER VELDER S/O A.P. VANDER VELDER

پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال بیعت مئی ۱۹۶۱ء ساکن ہالینڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱-۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ فرنیچر مالیتی ۹۰۰۰NH ۲۔ کار مالیتی ۵۰۰۰NH اس وقت مجھے مبلغ ۲۹۰۰NH ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد

ABDUL HAMID VANDER VELDER S/O A.P. VANDER VELDER GROEN BLAUW LAAN 151 2718 GS ZOEFERMEERHOLLAND

گواہ شد نمبر۱

A.R. MAHMOOD DENHAAG HOLLAND

گواہ شد نمبر۲

CH. MANSOOR AHMAD S/O CH. MAHMUD AHMAD B. T DENHAAGHOLLAND

بقیہ کالم ۴

۳۔ محترمہ بشریٰ بیگم محمود صاحبہ (دختر)

۴۔ محترمہ امتہ الرحمن صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم خالد نعیم صاحب ابن مکرم عبدالرحمان عزیز صاحب ڈرگ کالونی کراچی کو اللہ تعالیٰ نے یکم نومبر کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کمزور ہے۔ اس کی صحت کاملہ و درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ سارہ مختار صاحبہ حلقہ سلطان پورہ لاہور کو مورخہ ۹۔ نومبر ۹۳ء کو خدا تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔

اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔

ضرورت خادم بیت الذکر

○ جماعت احمدیہ گوجرہ شہر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو بیت الذکر کی حفاظت اور نگرانی کے سلسلہ میں خادم بیت الذکر کی فوری ضرورت ہے۔

تنخواہ ایک ہزار روپیہ ماہوار اس کے علاوہ رہائش کے لئے فیملی کوارٹر۔ سوئی گیس۔ بجلی اور پانی کی سہولت مفت حاصل ہوگی۔

خواہش مند افراد اپنی درخواست صدر صاحب جماعت و امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ساتھ درج ذیل پتہ پر ۱۵۔ دسمبر ۱۹۹۳ء تک بھجوا دیں یا خود ذاتی طور پر آکر ملیں۔

حکیم مقبول احمد صدر جماعت احمدیہ
مقبول دواخانہ بازار ملکان
P.O گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
فون 04651 - 2918

اعلان دارالقضاء

○ (مکرمہ آمنہ نسیم اختر صاحبہ بابت ترکہ مکرمہ نعمت بی بی صاحبہ)

محترمہ آمنہ نسیم اختر صاحبہ بنت مکرم دین محمد صاحب آف چک نمبر ج۔ب/۳۵۴ تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے درخواست دی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ نعمت بی بی صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ ۶/۲۱ دارالیمن ربوہ برقبہ دس (۱۰) مرلے درخواست دہندہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کو اس درخواست سے اتفاق ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم مشتاق احمد صاحب (پسر)

۲۔ مکرم رشید احمد صاحب (پسر)

۳۔ مکرم مختار احمد صاحب (پسر)

۴۔ مکرم عبدالستار صاحب (پسر)

۵۔ مکرمہ آمنہ نسیم اختر صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

○ (مکرم کلیم احمد صاحب ملک بابت ترکہ مکرم ملک فضل حسین صاحب)

مکرم کلیم احمد صاحب ملک ابن مکرم ملک فضل حسین صاحب حال مقیم کینیڈا نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد محترم بقضائے الٰہی ۱۹۶۵ء میں وفات پا چکے ہیں۔ انہوں نے مکان نمبر ۶/۲۵ دارالرحمت غربی ربوہ کا شرعی حصہ تمام ورثاء کو ادا کر دیا ہے۔ لہٰذا موصوف کا مکان درخواست دہندہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ شمیم اختر صاحبہ (بیٹی)

۲۔ محترمہ نسیم اختر صاحبہ (بیٹی)

۳۔ محترمہ صادقہ پروین صاحبہ (بیٹی)

۴۔ مکرم ملک تسنیم احمد صاحب (بیٹا) وفات ۹۰-۱-۱۹

۵۔ مکرم تعظیم احمد صاحب ملک (بیٹا)

۶۔ محترمہ بشریٰ ملک صاحبہ (بیٹی)

۷۔ امتہ الحفیظ صاحبہ (بیٹی)

۸۔ امتہ النصیر صاحبہ (بیٹی)

۹۔ مکرم کلیم احمد صاحب ملک (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

(مکرم فیض الرحمن صاحب بابت ترکہ مکرم چوہدری عبدالرحمن صاحب اوجلوی)

مکرم فیض الرحمن صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالرحمن صاحب اوجلوی ساکن مکان B-1-19 سیٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد صاحب موصوف بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا پلاٹ ۱۳/۱۵ واقع محلہ دارالیمن ربوہ ان کے مندرجہ ذیل ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔

۱۔ مکرم چوہدری فیض الرحمن صاحب (پسر)

۲۔ محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ (دختر)

باقی کالم ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۴- دسمبر- سردی کا سلسلہ جاری ہے- ربوہ کا درجہ حرارت: ۲۱ درجے سنٹی گریڈ

○ قومی اسمبلی میں ڈیڈ لاک ختم ہو گیا ہے- ایٹمی مسئلے پر بحث کی جائے گی- ایٹمی مسئلے کو ایجنڈے میں شامل کرنے کے لئے نواز کھوکھر کی طرف سے رولز معطل کرنے کی قرار داد اور مسئلہ کشمیر پر کمیٹی بنانے کے لئے وفاقی وزیر قانون کی قرار داد ایوان نے اتفاق رائے سے منظور کر لی- کشمیر کمیٹی کے اراکین کی نامزدگی سپیکر کریں گے کمیٹی ہر چار ماہ بعد اپنی رپورٹ قومی اسمبلی کو پیش کرے گی-

○ قومی اسمبلی میں ایٹمی مسئلے پر بحث کے دوران سرکاری اور اپوزیشن بنچوں کے درمیان زبردست فقرے بازی ہوئی شور شرابے اور ہنگامہ آرائی کے بعد متفقہ قرار داد منظور ہوئی- اس دوران اراکین ایک دوسرے پر دھاندلی کرنے اور حملے کرنے کے الزامات لگاتے رہے- اپوزیشن لیڈر نے دھمکی دی کہ ہم آئندہ کسی کمیٹی میں نہیں آئیں گے عبدالستار لالیکا، غضنفر گل، طاہر رشید اور اعجاز الحق تیز و تند ریمارکس میں پیش پیش تھے-

○ طے کیا گیا ہے کہ ایٹمی مسئلہ پر منگل کے روز قومی اسمبلی میں عام بحث ہو گی- یہ فیصلہ سپیکر کے کمرے میں حکومت اور اپوزیشن کے درمیان گفتگو کے بعد طے پایا- سپیکر نے کہا ہے کہ انہیں دونوں فریقوں کی باہمی رضا مندی پر خوشی ہوئی ہے-

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ پاکستان کشمیر کی آزادی تک حریت پسندوں کی مدد کرتا رہے گا- کشمیری عوام کی بے مثال قربانیوں سے دنیا کی توجہ اس مسئلے کی طرف مبذول ہو گئی ہے- مظفر آباد میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے مہاجرین کے لئے امداد کا اعلان کیا- انہوں نے کہا کہ ہم اپنے اصولی موقف سے کبھی پیچھے نہیں ہٹیں گے- ہمیں یقین ہے کہ جب بھی ان کو آزادانہ اور منصفانہ حق خود ارادیت ملے گا تو وہ اپنے دلوں کی دھڑکنوں کے مطابق فیصلہ کریں گے-

○ لاہور میں نواز شریف کی گاڑی پر فائرنگ کے دوران زخمی ہونے والا ۷۵ سالہ محمد شریف میو ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لا کر ہلاک ہو گیا-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ پہلے فیصل صالح حیات پر حملہ ہوا اور نواز شریف کے ساتھ یہ واقعہ بعد میں پیش آیا انہوں نے کہا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ نواز شریف پر حملے کے رد عمل کے طور پر فیصل صالح حیات کی گاڑی پر حملہ کیا گیا' وزیر اعلیٰ نے کہا کہ انتظامیہ میں ضرور تبدیلیاں ہوں گی- انہوں نے کہا کہ حیرت ہے کہ نواز شریف پر حملہ کے ملزم کسی رپورٹ کے بغیر نامزد کر دیئے گئے جبکہ فیصل صالح حیات کے ساتھ دو پولیس آفیسر موجود تھے مگر کسی نے مقدمہ درج نہیں کیا-

○ امریکہ کے دفتر خارجہ نے ایک بار پھر کہا ہے کہ امریکہ نے دو سال قبل پاکستان کے جوہری پروگرام کے باعث پاکستان پر جو پابندیاں لگائی تھیں وہ اٹھائی نہیں جا رہیں- ایٹمی عدم پھیلاؤ کے معاہدے پر دستخط سے پہلے پاکستان کی امداد بحال نہیں ہو گی پاکستان کے بارے میں امریکی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی-

○ ۱۹۸۵ء سے لیکر ۱۹۹۳ء تک قرضے معاف کرانے والوں کی فہرست سپریم کورٹ کے حوالے کر دی گئی ہے- اس میں زرعی بنکوں اور کمرشل بنکوں دونوں کے قرضے شامل ہیں-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے ویمن بنک لاڑکانہ میں اپنا پہلا اکاؤنٹ کھول کر بنک کی ۲۴ویں شاخ کا افتتاح کیا-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت ایٹمی پروگرام رول بیک کرنے پر راضی ہو چکی ہے- ضمنی انتخابات اس حکومت کا پہلا امتحان تھا جس میں وہ فیل ہو گئی- پیپلز پارٹی نے اپنے اصلیت دکھانا شروع کر دی ہے- قاتلانہ حملے کا معاملہ اسمبلی میں اٹھائیں گے- ضمنی الیکشن میں زبردست دھاندلی اور قاتلانہ حملے کرانے والی حکومت سے کسی خیر کی توقع نہیں مذاکرات کے دروازے بند ہو چکے ہیں- فاروق لغاری بے نظیر کے آدمی ہیں ان سے میں کیا بات کروں-

○ لاہور میں فیصل صالح حیات اور نواز شریف پر حملے کے نتیجے میں دونوں کے خلاف ۱۵ مقدمات درج کر لئے گئے ہیں-

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر میاں منظور احمد موہل نے کہا ہے کہ پنجاب کا موجودہ سیٹ اپ چلنا مشکل ہو گیا ہے- منظور احمد وٹو شاید چھ ماہ کے بعد با اختیار وزیر اعلیٰ بن جائیں- منظور وٹو کو وزیر اعلیٰ بنانا پیپلز پارٹی کی سب سے بڑی قربانی ہے کیونکہ اکثریت اس کے پاس ہے- انہوں نے بیوروکریسی کے بارے میں کہا کہ کوئی حکومت اتنی طاقتور نہیں ہوتی کہ بیوروکریسی کی بالادستی کو ختم کر دے-

○ پنجاب حکومت نے بیوروکریسی کے خلاف آپریشن کلین اپ کی تیاریاں شروع کر دی ہیں-

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ کے پرنسپل ایڈوائزر فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ مذاکرات کے دروازے بند کرنے سے نواز شریف کی جمہوریت پسندی واضح ہو گئی ہے-

○ میر مرتضیٰ بھٹو کی عدالت میں پیشی کے موقعہ پر کمرہ عدالت کے اندر ہنگامہ ہو گیا- کارکنوں نے عدالت میں نعرے بازی شروع کر دی جس پر عدالت نے سماعت ملتوی کر دی- آئندہ سماعت بند کمرے میں ہونے کا امکان ہے- کارروائی سننے کے لئے آنے والے مردوں اور عورتوں پر پولیس نے کمرہ عدالت کے باہر لاٹھی چارج کیا مرتضیٰ رہائی کمیٹی کی طرف سے ۹- دسمبر کو ہڑتال کرنے کی اپیل کی گئی ہے-

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے ڈھاکہ میں سارک وزرائے خارجہ کونسل سے خطاب کرتے ہوئے مذہبی انتہا پسندی اور دہشت گردی پر بھارت کی تشویش کو درست قرار دیا اور کہا کہ دہشت گردی اور مذہبی انتہا پسندی کے باعث نہ صرف علاقائی امن کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے بلکہ ترقیاتی منصوبے بھی جو بھوک اور افلاس کے خاتمے کے لئے اشد ضروری ہیں متاثر ہو رہے ہیں-

بازیافتہ اشیاء

۱- ایک عدد چھوٹا پرس جس میں کچھ نقدی اور ایک عدد سند انٹرمیڈیٹ بنام فرزانہ ہے نشانی بتا کر دفتر ہذا سے وصول کر لیں-

۲- ایک زنانہ گھڑی ملی ہے جس کی ہو نشانی بتا کر حاصل کریں-

(صدر عمومی)

اقبال اور احمدیت

۵۷۶ صفحات (از قلم - شیخ عبدالماجد)

قیمت: ۱۵۰/ روپے

لاہور: دی کلاسک ریگل چوک

" المحمود فوٹو سٹیٹ نزد M C B ریگل چوک

" الائٹ بک ڈپو لٹن مارکیٹ پرانی انارکلی

" شیخ عبدالماجد ۱۰۰- گلی زیب کالونی سمن آباد

کراچی: احمدیہ ہال - میگزین لین صدر

فیصل آباد: احمدیہ دار الذکر- منشی محلہ ایمن پور بازار

ہومیوپیتھک کورسز

HOMEO COURSES

INTERNATIONAL NAME	قیمت	اردو نام
ASTHMA COURSE	85	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	125	باڈی بلڈنگ کورس
DIABETES COURSE	100	شوگر کورس
DWARFISHNESS COURSE	120	چھوٹا قد کورس
EYESIGHT COURSE	90	کمزوری نظر کورس
HYPERTENTION COURSE	180	ہائی بلڈ پریشر کورس
KIDNEY STONE COURSE	230	پتھری گردہ کورس
LEUCODERMA COURSE	120	پھلبہری کورس
MYOPIA COURSE	90	کمزوری نظر دور کورس
OBESITY COURSE	100	موٹاپا کورس
PILES COURSE	50	بواسیر کورس
STERILITY COURSE	130	بانجھ پن کورس
T. B. COURSE	60	تپدق کورس

ان کے علاوہ 76 کینٹ ہومیو پیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں-

سٹاکسٹ:-

کراچی صدر: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ-

کنری: بلال میڈیکل سٹور-

ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین- صدر بازار-

فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار-

لاہور: شیراز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک-

کینٹ سٹور اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس-

گوجرانوالہ: عالمگیر ہومیو پیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ لوہا بازار-

سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ-

حویلیاں: ہومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ-

واہ کینٹ: طیب ہومیو پیتھک کلینک- انوار چوک-

بہاولپور: طارق ہومیو میڈیسن کمپنی- شاہدرہ

میاں چنوں: محمد رفیق ہومیو سٹور نشتر روڈ-

کوئٹہ: ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن غلام نبی روڈ-

پشاور: الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ- شعیب کاربورشن کیمسٹ ہسپتال روڈ-

شیخوپورہ- لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ-

ساہیوال: خان ہومیو کلینک نزد ٹی بی ہسپتال-

راولپنڈی: جرمن ہومیو ایمپاریٹرز- بوہڑ بازار-

گجرات: شاہین ہومیو پیتھک سٹور- فیصل گیٹ-

حیدر آباد: روبی میڈیکل سٹور- چھوٹی گٹی-

کینٹ سٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

گول بازار- ربوہ پاکستان- فون 771 رہائش / 606 کلینک

اکیڈمی سکول شوز

وائٹ فلیٹ

طلباء و طالبات کیلئے خصوصی رعائت

10% ڈسکاؤنٹ

نیو کامران شوز گول بازار ربوہ

تبدیلی نام

○ میں نے اپنے بیٹے محسن احمد کا نام بدل کر نور احمد قمر رکھ لیا ہے- لہذا آئندہ اسے نور احمد قمر لکھا اور پکارا جائے- اسی طرح میں نے اپنے بیٹے ناصر احمد کا نام بدل کر سلطان احمد قمر رکھ لیا ہے- لہذا اسے آئندہ سلطان احمد قمر کے نام سے لکھا اور پکارا جائے-

مبارک احمد والد نور احمد قمر و سلطان احمد قمر کوارٹر نمبر ۱۳ تحریک جدید ربوہ